

5۔ نصوح اور سلیم کی گفتگو

ٹپٹی نذیر احمد دہلوی

(۱۸۳۱ء — ۱۹۱۲ء)

ابتدائی حالات:

نذیر احمد ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مولوی سعادت علی تھا۔ ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کرنے کے بعد دہلی آ گئے، جہاں مولوی عبدالحق کے شاگرد ہوئے۔ بعد میں دہلی سکول میں داخلہ لیا۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد عملی زندگی کا آغاز سنبھال ضلع کمرات میں ایک سکول میں مدرس کی حیثیت سے کیا۔ تھوڑے دنوں بعد دہلی انسپکٹر مدارس مقرر ہوئے۔ ۱۸۶۱ء میں انڈین مینٹل کوڈ کے ترجمے کی وجہ سے پہلے تحصیل دار اور بعد میں افسر بندوبست بنے۔ سر سالار جنگ کے ایما پر انگریزی ملازمت چھوڑ کر حیدرآباد دکن ملازمت اختیار کی۔ ایک عرصے تک وہاں خدمت انجام دینے کے بعد ملازمت چھوڑ کر دہلی آ گئے اور بھیہ زندگی میں گزاری۔

اسلوب نگارش:

آپ کے اصلاحی انداز کے حامل انداز ہیں کیونکہ ان سے انھوں نے مسلمانوں کی اصلاح کا کام لیا۔ اگرچہ ٹپٹی نذیر احمد کی مقصد پسندی نے ناول کے فن کو کسی حد تک متاثر کیا ہے لیکن یہ مقصدیت، ان کے اسلوب بیان کی لطافت اور چاشنی کو ختم نہیں کرتی۔ ان کی زبان طبعی بھی ہے اور عوامی بھی۔ معاشرتی لطافتوں کے آئینہ دار محاوروں کے استعمال کا انھیں ملکہ حاصل ہے۔ بالخصوص عورتوں کی مخصوص زبان، محاوروں اور مکالموں کے وہ استاد تسلیم کیے گئے ہیں۔

تصانیف:

نذیر احمد دہلوی کا شمار اردو کے ارکانِ غم میں ہوتا ہے۔ آپ اردو کے پہلے ناول نگار ہیں۔ آپ کے ناولوں میں ”مرثیہ العروس“، ”بناتِ العیش“، ”توبۃ النصوح“، ”فسانہ مبتلا“ اور ”ابن الوقت“ زیادہ اہم ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آموختہ	سبق	بالاخانہ	ادھر کا کمرہ
برود چشم	سر آنکھوں پر	بیلے مانس	شریف آدمی

بھڑی جوتی	نچی ایڑھی کا جوتا	طرح	ایک امیرانہ کھیل کا نام ہے جس کے جھے مہرے ہوتے ہیں
عمر دراز	لمبی عمر	گنجد	ایک کھیل کا نام جو تاش سے کھیلا جاتا ہے
محقول	مناسب	منجھلا	درمیان

سبق کا خلاصہ

یہ سبق ڈبئی نذیر احمد کے ناول ”توبہ النصوح“ سے لیا گیا ہے۔ اس سبق کا پس منظر یہ ہے کہ ایک بار دہلی میں بیٹے کی وبا پھیلی۔ دوسرے افراد کی طرح نصوح اس کی لپیٹ میں آ گیا اور یہ سمجھنے لگا کہ موت اب قریب ہے۔ وہ بہت مایوس ہوا۔ ان حالات میں اسے آخرت کی بے حد فکر لاحق ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے اسے نیند کی گولیاں دے کر سلا دیا۔ اسی نیند کے دوران اس نے خواب کچھ ہولناک مناظر دیکھے۔ اُسے اپنی اور اپنے خاندان کی بے مقصد زندگی پر بے حد افسوس ہوا۔ اس نے گزشتہ زندگی میں کی کی جانے والی غلطیوں اور کوتاہیوں کی تلافی کا عہد کرتے ہوئے اپنی بیوی فہمیدہ کو اپنا دماغ بٹایا۔ ایک دن اپنے بیٹے سلیم کو بالاجانے پر صبح کے وقت بیدار کر کے ڈریسے جب بلایا تو اس وقت سلیم ابھی سویا ہوا تھا۔ بیدار آنے لے جگا کر والد صاحب کا پیغام سنایا تو وہ گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنی والدہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مجھے والد صاحب نے کس لئے بلایا ہے۔ وہ ناراض تو نہیں۔ سلیم نے بیدار اسے معلوم کیا کہ شاید اسے ہی میرے بلانے کی وجہ معلوم ہو۔ اسی دوران سلیم خود ہی والد صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ سلام کیا اور ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ والد صاحب نے پوچھا، ”بیٹا آج مدرسے کیوں نہیں گئے؟“ سلیم نے جواب دیا، کچھ دیر بعد جاؤں گا ابھی کوئی گھنٹہ بھر کی دیر ہے۔ پھر والد صاحب نے پوچھا کہ کیا تم اکیلے مدرسے جاتے ہو یا بڑے بھائی کے ساتھ۔ سلیم بولا کبھی کبھی بھائی کے ساتھ ورنہ اکیلے ہی جاتا ہوں۔ والد صاحب نے اکیلے مدرسے جانے کی وجہ دریافت کی۔ سلیم نے کہا کہ امتحان کے دن قریب ہیں بھائی جان منہ اند میرے ہی امتحان کی تیاری کے سلسلے میں اپنے کمرے کی درست کے ہاں چلے جاتے ہیں۔ جب میں سکول پہنچتا ہوں تو ان کو سکول میں دیکھتا ہوں۔ والد صاحب نے دریافت کیا کہ کیا گھر میں امتحان کی تیاری نہیں ہو سکتی؟ سلیم نے کہا، بھائی کے پاس ہر وقت طرح اور گنجد ہوتا ہے۔ ایسے میں تیاری مشکل ہے۔ باپ نے سلیم سے پوچھا، کیا تم بھی طرح کھیلتے ہو؟ سلیم نے کہا نہیں بلکہ میں تو ہر قسم کے کھیلوں کو ناپسند کرتا ہوں۔ باپ نے وجہ پوچھتے ہوئے کہا کہ جہاں تک میری یادداشت کام کرتی ہے تم تو کھیلوں کے سوداگر تھے، پھر یہ اچانک ایسا کیوں ہوا؟ سلیم نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ میرے محلے میں چار لڑکے رہتے ہیں یہ چاروں آپ میں بھائی ہیں۔ اور بہت نیک ہیں۔ بہت زیادہ شریف اور عظیم اخلاق والے ہیں۔ مدرسے کے دوران بھی آدمی چھٹی کے وقت یہ قریبی مسجد میں نماز پڑھنے چلے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ دوستی ہونے کی وجہ بتائی۔ ان کی نانی صاحبہ سے ملاقات اور ان کی اچھی باتوں کا

ذکر کیا کہ جب بھی اپنے بڑوں سے ملو تو سب سے پہلے السلام علیکم کہا کرو۔ بچوں سے دوستی اور بڑی بی کی نصیحتوں کی وجہ سے میرا دل کھیلوں سے اُچاٹ ہو گیا ہے۔

پس نصوص نے خاندان کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ اس نے لڑکیاں کو اپنا اہم خیال بنایا۔ اصلاح کی ابتدا اپنے بیٹے سلیم سے کی۔ سلیم پہلے سے ہی اپنے ایک ہم جنس دوست کی نانی اداں سے اچھی لڑائی کو اپنا سیکسنا کر رہا تھا۔ اس پر اس بوڑھی عورت کا بے حد شکر گزار تھا جو نصوص کے حصے کا کام سرانجام دے رہی تھی۔

مرکزی خیال :

جب انسان زندگی کی اصل روح سے روشناس ہوتا ہے تو وہ دنیوی زندگی کی بجائے ابدی زندگی کو سنوارنے کے جتن کرتا ہے۔ اصلاح کا کام اپنے گھر سے شروع ہوتا ہے۔ کنبے کا سربراہ پورے خاندان کی اخلاقی حالت سدھارنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر خاندان کا سربراہ اپنے کنبے کی صحیح طور پر دیکھ بھال کرے گا تو وہ قیامت کے دن سرخرو ہو گا اور اگر وہ اپنے خاندان والوں کی صحیح تربیت نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہو گا۔ نصوص اپنے بیٹے سلیم کی بہتر تربیت اور اصلاح کے لیے اسے اپنے پاس بلاتا ہے اور اس سے روزمرہ معاملات کے بارے میں گفت و شنید کرتا ہے۔ وہ جاننا چاہتا کہ اسکے بیٹے شب و روز کیسے گزارتے ہیں۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس : دیکھا ایک بوڑھی عورت تخت پر جائے نماز بچائے قبلہ رو بیٹھی ہوئی کچھ پڑھ رہی ہیں۔ وہ ان لڑکوں کی نانی ہیں۔ لوگ ان کو 'حضرت بی' کہتے ہیں۔ میں سیدھا سامنے دالان میں اپنے ہم جماعت کے پاس جا بیٹھا۔ جب 'حضرت بی' اپنے پڑھنے سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ بیٹا! گو تم نے مجھ کو سلام نہیں کیا لیکن ضرور ہے کہ میں تم کو دعا دوں۔ چینیے رو، عمر دراز، خدا نیک ہدایت دے۔ اُن کا یہ کہنا تھا کہ میں غیرت کے مارے زمین میں گڑ گیا اور فوراً میں نے اٹھ کر نہایت ادب کے ساتھ سلام کیا۔ تب 'حضرت بی' نے فرمایا: بیٹا! بُرا مت ماننا، یہ بھلے مانسوں کا دستور ہے کہ اپنے سے جو بڑا ہوتا ہے، اس کو سلام کر لیا کرتے ہیں۔ اور میں تم کو نہ ٹوکتی لیکن چونکہ تم میرے بچوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہو، اس سبب سے مجھ کو جتنا دینا ضرور تھا۔ اس کے بعد حضرت بی نے مجھ کو مٹھائی دی اور بڑا اصرار کر کے کھلائی۔ مدتوں میں ان کے گھر جاتا رہا۔ حضرت بی بھی مجھ کو اپنے لواؤں کی طرح پالنے اور پیار کرنے لگیں اور مجھ کو ہمیشہ نصیحت کیا کرتی تھیں۔ تبھی سے میرا دل تمام کھیل کی باتوں سے کھٹا ہو گیا۔

حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) بیدارانے سلیم کو جگا کر کیا پیغام دیا؟

جواب۔ بیدارانے سلیم کو جگا یا اور کہا کہ اصحاب زادے اٹھیے، بالا خانے پر میاں بلاتے ہیں۔

(ب) سلیم کی ماں نے سلیم کے ساتھ نصوح کے پاس جانے سے کیوں انکار کیا؟

جواب۔ سلیم کی ماں نے اس لیے انکار کیا کہ اس کی گود میں لڑکی سوئی ہوئی تھی۔

(ج) سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے کیوں نہیں جاتا تھا؟

جواب۔ سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے اس لیے نہیں جاتا تھا کیونکہ اس کا بھائی اپنے ہم جماعت کے پاس پڑھنے

جاتا تھا اور وہاں سے فارغ ہو کر سیدھا سکول چلا جاتا تھا۔ اس لیے سلیم اکیلا سکول جاتا تھا۔

(د) سلیم نے چار لڑکوں کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

جواب۔ سلیم نے کہا کہ وہ چاروں لڑکے شریف الطبع اور باحیا ہیں۔ جب رہ چلتے ہیں تو گردن نیچی کر کے چلتے ہیں۔ ان

کو اپنے سے کوئی بڑا مل جائے پہچان ہو یا نہ ہو ان کو ضرور سلام کرتے ہیں۔ یہ آپس میں کبھی لڑتے جھگڑتے

نہیں اور نہ گالی گلوچ دیتے ہیں ہمارے ہی مدرسے میں پڑھتے ہیں۔ وہاں بھی ان کا یہی حال ہے۔ کبھی کسی نے

ان کے خلاف کوئی شکایت نہیں کی۔ وقت کے دوران سکول کے باقی طلباء کھیل کود میں لگ جاتے ہیں لیکن یہ

چاروں بھائی ایک پاس کی مسجد میں جا کر نماز ادا کرتے ہیں۔

(۵) حضرت بی کون تھیں اور انھوں نے سلیم کو کیا نصیحت کی؟

جواب۔ حضرت بی ان لڑکوں کی ثانی تھی اس نے سلیم کو پہلے درازی عمر کی دعا دی اس کے بعد سلیم کو نصیحت کی

کہ چٹا بھلے مانسوں کا دستور ہے کہ اپنے سے بڑے کو سلام کرتے ہیں اس لیے میں نصیحت کرتی ہوں کہ تم

ہمیشہ اپنے بڑوں کو سب سے پہلے سلام کیا کرو، چاہے آپ ان کو جانتے ہو یا نہ جانتے ہوں۔

۲۔ مندرجہ ذیل محاورات کے معانی لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

جواب۔

الفاظ	معانی	جملے
جی لگتا	دل لگتا	آج کل بچوں کا پڑھائی میں بڑی مشکل سے جی لگتا ہے۔
کانوں کان خبر نہ ہوتا	بالکل خبر نہ ہوتا	کھرک نے فراڈ اتنی چالاکی سے کیا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔
آواز نہ کنا	مذاق اڑانا	راہ چلتے لوگوں پر آواز نہ کنا شریفوں کا شیوہ نہیں۔
زمین میں گڑ جانا	بہت شرمندہ ہونا	چوری پکڑے جانے پر وہ شرم کے مارے زمین میں گڑ گیا۔
دل کھٹا ہونا	متنفر ہو جانا	کاشف کی کام چوری دیکھ کر اس سے میرا دل کھٹا ہو گیا۔

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع لکھیں۔

جواب۔

واحد	جمع	واحد	جمع
خبر	اخبار	امتحان	امتحانات
کتاب	کتب	مشکل	مشکلات
مدرسہ	مدارس		

۵۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب کی مدد سے واضح کریں۔

جواب۔ صُورَث، مُعْجَب، مُنْجَذ، مُرْدَرَاذ، بَسْرُ وِجْشَم

۶۔ مصنف کا نام، سبق کا عنوان اور اقتباس کا نصابی سبق میں موقع و محل درج کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کریں۔

اقتباس: کئی برس سے اس محلے میں رہتے ہیں، مگر کانوں کان خبر نہیں۔ محلے میں کوڑیوں لڑکے بھرے پڑے ہیں، لیکن ان کو کسی سے کچھ واسطہ نہیں۔ آپس میں اوپر تلے کے چاروں بھائی ہیں۔ نہ کبھی لڑتے، نہ کبھی جھگڑتے، نہ گالی بکتے، نہ قسم کھاتے، نہ جھوٹ بولتے۔ نہ کسی کو چھیڑتے، نہ کسی پر آوازہ کتے۔ ہمارے ہی مدرسے میں پڑھتے ہیں، وہاں بھی ان کا یہی حال ہے۔ کبھی کسی نے ان کی جھوٹی شکایت بھی تو نہیں کی۔

جواب۔ مصنف کا نام: ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

سبق کا عنوان: نصح اور سلیم کی گفتگو

حل لغت: کانوں کان خبر نہیں: بالکل معلوم نہیں۔ کوڑیوں لڑکے: بیسیوں لڑکے۔ واسطہ: تعلق۔
اوپر تلے: پے درپے۔ متواتر: لگاتار۔ آوازہ کسنا: طنز کرنا۔

سیاق و سباق:

جب انسان زندگی کی اصل روح سے روشناس ہوتا ہے تو وہ دنیوی زندگی کی بجائے ابدی زندگی کو سنوارنے کے جتن کرتا ہے۔ اس سبق میں چار لڑکوں کی خوبیوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اصلاح کا کام اپنے گھر سے شروع ہوتا ہے۔ کنبے کا سربراہ پورے خاندان کی اخلاقی حالت سدھارنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر خاندان کا سربراہ اپنے کنبے کی صحیح طور پر دیکھ بھال کرے گا تو وہ قیامت کے دن سرخرو ہو گا اور اگر وہ اپنے خاندان والوں کی صحیح تربیت نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہو گا چونکہ نصح اپنے بیٹے سلیم کی بہتر تربیت اور اصلاح کے لیے اسے اپنے پاس بلاتا ہے اور اس سے روزمرہ معاملات کے بارے میں گفت و شنید کرتا ہے۔ وہ جاننا چاہتا کہ اسکے بیٹے شب و روز کیسے گزارتے ہیں۔

تشریح:

میرے محلے میں چار لڑکے رہتے ہیں یہ چاروں آپ میں بھائی ہیں۔ اور بہت نیک ہیں۔ بہت زیادہ شریف اور عظیم اخلاق والے ہیں۔ انہیں کسی سے کوئی واسطہ نہیں۔ کسی بھی فضول کام میں اپنی وقت ضائع نہیں کرتے۔ باقی لڑکوں کے برعکس یہ کھیل کود سے بھی دور ہی رہتے ہیں۔ کبھی انہیں آپس میں بھی لڑتے جھگڑتے نہیں دیکھا۔ نہ ہی جھوٹ بولتے ہیں اور نہ ہی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ نہ کبھی کسی پر آوازہ کسنا۔ اور نہ ہی کبھی کسی کو چھیڑا ہے۔ مدرے میں بھی اپنے سبق سے کام رکھتے ہیں۔ ان کا اخلاق اتنا عمدہ ہے کہ نہ کبھی کسی کی کوئی جھوٹی شکایت لگائی ہے۔

۷۔ متن کو مد نظر رکھتے ہوئے خالی جگہ پُر کریں۔

جواب۔ (الف) سلیم کی عمر اس وقت کچھ کم دس برس کی تھی۔

(ب) میں اوپر لوٹا لینے گئی تھی۔

(ج) صورت سے غصہ تو معلوم نہیں ہوتا تھا۔

(د) سلیم ڈر تا ڈرتا اوپر گیا اور سلام کر کے الگ جا کھڑا ہوا۔

(ه) اگلے مہینے امتحان ہونے والا ہے۔

(و) شاید مجھ کو عمر بھر بھی خطر نہ کھلنی نہ آئے گی۔

(ز) بڑے بھائی جان کے پاس ہر وقت گنجھ اور شطرنج ہوا کرتا ہے۔

۸۔ متن کو مد نظر رکھ کر درست جواب کی (✓) سے نشاندہی کریں۔

جواب۔ (۱) سلیم کو کس نے آکر جگایا؟

(الف) نصوص نے (ب) بیدارا نے (ج) ماں نے (د) حضرت بی نے

(۲) میاں اکیلے بیٹھے ہوئے کیا کر رہے تھے؟

(الف) شطرنج کھیل رہے تھے۔ (ب) کھانا کھا رہے تھے۔

(ج) کتاب پڑھ رہے تھے۔ (د) لکھ رہے تھے۔

(۳) ماں کی گود میں کون سویا ہوا تھا؟

(الف) لمبی (ب) سلیم (ج) لڑکی (د) بیدارا

(۴) سلیم ڈر تا ڈر تا کہاں گیا؟

(الف) مدرسے (ب) بازار (ج) مسجد (د) اوپر

(۵) اکثر کون گھبرا یا کرتا ہے؟

(الف) مبتدی (ب) چور (ج) جھوٹا (د) تالاق

(۶) کھیل کے پیچھے کون دیوانہ بنا رہتا تھا؟

(الف) نصوص (ب) سلیم (ج) بیدارا (د) منجھلا لڑکا

درست جوابات:

۱	۲	۳	۴	۵	۶
ب	ج	ج	د	الف	ب

ذکر کیا کہ جب بھی اپنے بڑوں سے ملو تو سب سے پہلے السلام علیکم کہا کرو۔ بچوں سے دوستی اور بڑی بی کی نصیحتوں کی وجہ سے میرا دل کھیلوں سے اُچاٹ ہو گیا ہے۔

پس نصوص نے خاندان کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ اس نے لڑکیاں کو اپنا اہم خیال بنایا۔ اصلاح کی ابتدا اپنے بیٹے سلیم سے کی۔ سلیم پہلے سے ہی اپنے ایک ہم جنس دوست کی نانی والی سے اچھی اُن کی باتیں سیکھتا تھا۔ اس لیے اس بوڑھی عورت کا بے حد شکر گزار تھا جو نصوص کے حصے کا کام سرانجام دے رہی تھی۔

مرکزی خیال :

جب انسان زندگی کی اصل روح سے روشناس ہوتا ہے تو وہ دنیوی زندگی کی بجائے ابدی زندگی کو سنوارنے کے جتن کرتا ہے۔ اصلاح کا کام اپنے گھر سے شروع ہوتا ہے۔ کنبے کا سربراہ پورے خاندان کی اخلاقی حالت سدھارنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر خاندان کا سربراہ اپنے کنبے کی صحیح طور پر دیکھ بھال کرے گا تو وہ قیامت کے دن سرخرو ہو گا اور اگر وہ اپنے خاندان والوں کی صحیح تربیت نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہو گا۔ نصوص اپنے بیٹے سلیم کی بہتر تربیت اور اصلاح کے لیے اسے اپنے پاس بلاتا ہے اور اس سے روزمرہ معاملات کے بارے میں گفت و شنید کرتا ہے۔ وہ جاننا چاہتا کہ اسکے بیٹے شب و روز کیسے گزارتے ہیں۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس : دیکھا ایک بوڑھی عورت تخت پر جائے نماز بچائے قبلہ رو بیٹھی ہوئی کچھ پڑھ رہی ہیں۔ وہ ان لڑکوں کی نانی ہیں۔ لوگ ان کو 'حضرت بی' کہتے ہیں۔ میں سیدھا سامنے دالان میں اپنے ہم جماعت کے پاس جا بیٹھا۔ جب 'حضرت بی' اپنے پڑھنے سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ بیٹا! گو تم نے مجھ کو سلام نہیں کیا لیکن ضرور ہے کہ میں تم کو دعا دوں۔ چینیے رو، عمر دراز، خدا نیک ہدایت دے۔ اُن کا یہ کہنا تھا کہ میں غیرت کے مارے زمین میں گڑ گیا اور فوراً میں نے اُنھ کو نہایت ادب کے ساتھ سلام کیا۔ تب 'حضرت بی' نے فرمایا: بیٹا! بُرا مت ماننا، یہ بھلے مانسوں کا دستور ہے کہ اپنے سے جو بڑا ہوتا ہے، اس کو سلام کر لیا کرتے ہیں۔ اور میں تم کو نہ ٹوکتی لیکن چونکہ تم میرے بچوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہو، اس سبب سے مجھ کو جتنا دینا ضرور تھا۔ اس کے بعد حضرت بی نے مجھ کو مٹھائی دی اور بڑا اصرار کر کے کھلائی۔ مدتوں میں ان کے گھر جاتا رہا۔ حضرت بی بھی مجھ کو اپنے لواؤں کی طرح پالنے اور پیار کرنے لگیں اور مجھ کو ہمیشہ نصیحت کیا کرتی تھیں۔ تبھی سے میرا دل تمام کھیل کی باتوں سے کھٹا ہو گیا۔

مصطفیٰ کا نام: ڈہٹی نذیر احمد دہلوی

سبق کا عنوان: نصح اور سلیم کی گفتگو

حل لغت: تخت: گدی۔ قبلہ زد: قبلہ کی طرف منہ کر کے۔ دالان: لہا کمرہ۔ سردراز: نیا عمر۔ زمین میں گڑ جانا: شرمندہ ہو جانا۔ دل کھٹا ہونا: نفرت ہونا۔

سیاق و سباق:

اس سبق میں چار لڑکوں کی خوبیوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جب انسان زندگی کی اصل روح سے روشناس ہوتا ہے تو وہ دنیوی زندگی کی بجائے ابدی زندگی کو سنوارنے کے جتن کرتا ہے۔ اصلاح کا کام اپنے گھر سے شروع ہوتا ہے۔ کنبے کا سربراہ پورے خاندان کی اخلاقی حالت سدھارنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر خاندان کا سربراہ اپنے کنبے کی صحیح طور پر دیکھ بھال کرے گا تو وہ قیامت کے دن سرخرو ہو گا اور اگر وہ اپنے خاندان والوں کی صحیح تربیت نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہو گا چونکہ نصح اپنے بیٹے سلیم کی بہتر تربیت اور اصلاح کے لیے اسے اپنے پاس بلاتا ہے اور اس سے روزمرہ معاملات کے بارے میں گفت و شنید کرتا ہے۔ وہ جاننا چاہتا کہ اسکے بیٹے شب و روز کیسے گزارتے ہیں۔

تشریح:

مصطفیٰ چھوٹے سلیم کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ میں استاد کے فرمان کے مطابق جب میں ان کے گھر گیا۔ ان کو آواز دی تو انہوں نے مجھے اندر بلا لیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بہت ہی بوڑھی عورت تخت پر جائے نماز بچھائے کعبہ کی طرف منہ کر کے بیٹھی ہوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح میں مصروف تھی۔ وہ ان لڑکوں کی نانی تھیں۔ جو کہ صوم و ضلوع کی پابند تھیں۔ لوگ احرام سے ان کو حضرت بی کہتے ہیں۔ میں سیدھا بڑے کمرے میں اپنے ہم جماعت کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ جب بڑی بی تسبیح سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے مجھ سے کہا، بیٹا اگرچہ تم نے مجھ کو سلام نہیں کیا۔ لیکن میرا فرض ہے کہ میں تمہیں دُعا دوں کہ اللہ تمہاری عمر دراز کرے۔ نیک بنائے۔ سلیم کہتا ہے کہ میں یہ بات سن کر بے حد شرمندہ ہوا اور فوراً اٹھ کر بڑی بی کو سلام کیا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے نصیحت فرمائی کہ شریفوں کا دستور ہے کہ جب بھی کسی بڑے سے ملتے ہیں تو سب سے پہلے ان کو ادب سے سلام کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا بھی یہی فرمان ہے کہ اپنے سے بڑوں کی عزت کیا کرو۔ اس کے بعد جب بھی میں ان کے گھر جاتا تو بڑی بی مجھے پیار کرتیں اور پیاری پیاری باتیں بھی بتاتیں۔

WANT TO **DOWNLOAD** **NOTES** OF ANY CLASS?

[Click Me to Download](#)
(I'll Bring You There)



**Top Study World is one of the best notes
providers in Pakistan for FREE!**